فون نمبر ۹۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم۔ اتوار

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲	۱۱ شعبان ۱۳۸۸ھ ۳ نبوت ۱۳۴۷ ہش ۳ نومبر ۱۹۶۸ء	نمبر ۲۴۸

اخبار احمدیہ

۱۱

○— ربوہ ۲ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

○— ربوہ ۲ نبوت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مد ظلہا العالی کی طبیعت شدید سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مد ظلہا کو اپنے فضل سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین اللھم آمین

○— ربوہ ۲ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی خطبہ جمعہ میں حضور نے اہل ربوہ کو مخاطب کرتے ہوئے انہیں ظاہری و باطنی صفائی کا خاص اہتمام کرنے نیز گھروں، گلیوں اور ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کی تلقین فرمائی اور اس ضمن میں افراد، خدام الاحمدیہ اور منتظمین کو ان کی ذمہ واریوں کی طرف توجہ دلائی۔ مزید برآں حضور نے اسلامی تعلیم کی رو سے دوسروں کی منقولہ اور غیر منقولہ املاک میں ناجائز تصرف سے بکلی اجتناب اختیار کرنے کی اہمیت پر بھی زور دیا اور جن لوگوں نے ایسی زمینوں میں جو ان کی اپنی ملکیت نہیں ہیں بلا اجازت کھوکھے یا عارضی دکانیں بنا رکھی ہیں انہیں ہدایت فرمائی کہ وہ نومبر کے آخر تک ایسی تمام زمینوں کو خالی کر دیں۔ حضور نے کھلی زمینوں (میں ...) کو جو تمام اہل شہر کے لئے ہیں صاف رکھنے اور ان میں حتی الامکان گھاس لگا کر پھول لگانے کے لئے کھیل کے میدان بنانے کی بھی ہدایت فرمائی

تقرر صدر مجلس خدام الاحمدیہ

برائے سال ۴۸۔۱۳۴۷ ہش

صدر مجلس خدام الاحمدیہ کے تقرر کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد بغرض اطلاع درج ذیل ہے:۔

"ایک سال کے لئے یعنی ۳۱ اخاء/اکتوبر ۱۳۴۸ ہش/۱۹۶۹ء کے لئے مکرم مرزا طاہر احمد صاحب کو صدر مجلس خدام الاحمدیہ مقرر کیا جاتا ہے۔

آئندہ سال پھر انتخاب ہو"

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایمان لانے اور خدا کی عظمت کے دل میں ہونے کی اوّل نشانی

انسان کو چاہیئے کہ دنیاداروں کی طرف نگاہ نہ کرے بلکہ انہیں دیکھے جو منقطعین ہیں

"نماز پڑھو اور تدبر سے پڑھو اور ادعیہ ماثورہ کے بعد اپنی زبان میں دعا مانگنی مطلق حرام نہیں ہے جب گدازش ہو تو سمجھو کہ مجھے موقعہ دیا گیا ہے اُس وقت کثرت سے مانگو اس قدر مانگو کہ اس نکتہ تک پہنچو کہ جس سے رقت پیدا ہو جاوے۔ یہ بات اختیاری نہیں ہوتی خدا تعالیٰ کی طرف سے ترشحات ہوتے ہیں۔ اس کوچہ میں اوّل انسان کو تکلیف ہوتی ہے۔ مگر ایک دفعہ چاشنی معلوم ہو گی تو پھر سمجھے گا۔ جب اجنبیت جاتی رہے گی اور نظارہ قدرت الٰہی دیکھ لے گا تو پھر پیچھا نہ چھوڑے گا۔ قاعدہ کی بات ہے کہ تجربہ میں جب ایک دفعہ ایک بات تھوڑی سی آجاوے تو تحقیقات کی طرف انسان کی طبیعت میلان کرتی ہے۔ اصل میں سب لذات خدا تعالیٰ کی محبت میں ہیں۔ بلعون لوگ (یعنی جو خدا تعالیٰ سے دُور ہیں) جو زندگی بسر کرتے ہیں وہ کیا زندگی ہے بادشاہوں اور سلاطین کی کیا زندگیاں ہیں مثل بہائم کے ہیں جب انسان مومن ہوتا ہے تو خود ان سے نفرت کرتا ہے ...

ایمان لانے اور خدا کی عظمت کے دل میں ہونے کی اوّل نشانی یہ ہے کہ انسان ان تمام کو مثل کیڑوں کے خیال کرے۔ انکو دیکھ کر دل میں نہ ترسے کہ یہ فاخرہ لباس پہنکر گھوڑوں پر سوار ہیں۔ درحقیقت ان لوگوں کی زندگی بد اور کتوں کی سی زندگی ہے کہ مُردار دنیا پر دانت مار رہے ہیں انسان کو اگر دیکھنے کی آرزو ہو تو ان کو دیکھے جو منقطعین ہیں اور خدا کی طرف آگئے ہیں اور خدا ان کو زندہ کرتا ہے۔ ان کی زیارت سے مصائب دُور ہوتے ہیں جو شخص رحمت والے کے پاس آوے گا تو وہ رحمت کے قریب تر ہو گا۔ دنیا میں یہی بات غور کے قابل ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ یعنی اے بندو تمہارا بچاؤ اسی میں ہے کہ صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ"

(ملفوظات جلد چہارم ۳۴۰/۳۴۱)

مسعود احمد جہلمی پرنٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

آخری قسط

اللہ تعالیٰ کی رحمت کن لوگوں پر نازل ہوتی ہے اور کون اس سے محروم کئے جاتے ہیں

سورۂ احزاب کی چند آیات کی پُر معارف تفسیر

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مورخہ ۲۲-۲۳-۲۴ وفا ۱۳۴۷ ہش (مطابق ۲۲-۲۳-۲۴ جولائی ۶۸ء) کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں طلبائے تعلیم القرآن کلاس سے خطاب کرتے ہوئے سورۂ احزاب کی چند آیات کی پُر معارف تفسیر بیان فرمائی تھی۔

حضور نے مورخہ ۲۲-۲۳ وفا کو جو تقریریں فرمائی تھیں وہ الفضل مورخہ ۳۱ اخاء اور الفضل یکم نبوت میں شائع ہو چکی ہیں۔ آج حضور کی ۲۴ وفا کی تقریر افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے۔

(خاکسار سلطان احمد پیرکوٹی)

تعوذ اور تشہد کے بعد فرمایا:-

کل مَیں نے کہا تھا کہ لنڈن میں ہمارے ایک دوست کو

بڑی مبشّر خواب

آئی ہے۔ چودھری ظفر اللہ خاں صاحب نے اپنے ایک خط میں اس خواب کا ذکر کیا ہے۔ یہ خواب بڑی مبارک ہے۔ میری روح عاجزانہ اپنے ربّ کے حضور جھکی ہوئی ہے۔ چودھری صاحب لکھتے ہیں کہ

"کل جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب نے خواب میں دیکھا گویا دو اصحاب کہہ رہے ہیں کہ بشارت ملی ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور کے متعلق (یعنی خاکسار کے متعلق) فرماتے ہیں" جتنا ساڈے ایس لعل نے ای اے" (یعنی جیتے گا تو ہمارا یہ لعل ہی)۔

ویسے تو اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ ناکام بنانے کی کوششیں بھی ہوں گی لیکن خدا کے فضل اور رحم سے نہ ہماری کسی خوبی کے نتیجہ میں وہ ناکام ہوں گی۔

اب مَیں اصل مضمون کی طرف آتا ہوں ایسی باتیں جو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دُور کرتی ہیں اور سُوء کے دروازے انسان پر کھولتی ہیں ان کا ذکر سورۂ احزاب کی ۱۹ویں اور ۲۰ویں آیات میں ان کا ذکر سورۂ احزاب کی ۱۹ویں اور ۲۰ویں آیات میں بھی آتا ہے جن کے متعلق مَیں نے مختصراً بعض باتیں دوستوں کے سامنے رکھی تھیں۔

سورۂ احزاب کی آیات ۶۱ اور ۶۲ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا۔ مَّلْعُوْنِيْنَ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا۔

ان دو آیات میں

تین ایسی باتوں کا ذکر ہے

جن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے انسان محروم کر دیا جاتا ہے ان میں سے ایک نفاق ہے۔ نفاق کی اہمیت (منفی اہمیت) یہ ہے کہ جس قسم کا نقصان اس کی وجہ سے اسلام کو پہنچ سکتا ہے اور پہنچتا رہا ہے وہ بہت زیادہ ہے اس لئے سورہ بقرہ کی ابتداء میں جب اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ کامل اور مکمل کتاب ہم تم پر نازل کر رہے ہیں تو وہاں اصولی طور پر اس مضمون کو بھی بیان کیا کہ خدا تعالیٰ کی اس کامل اور مکمل کتاب کے نزول کے بعد انسان تین حصوں میں منقسم ہو جائے گا۔ ایک منکر جو انکار کرے گا۔ قرآن کریم کو صحیح نہیں مانے گا۔ دوسرے منافق جو زبان سے اقرار کریگا مگر عمل یا دل سے وہ انکار کر رہا ہوگا۔ اور تیسرے مومن۔

وہاں پر یہ اصولی مضمون بیان ہوا ہے لیکن زیادہ تفصیل کے ساتھ منافقوں کا ذکر ہے اور تعداد میں زیادہ آیات منافقین کے متعلق آئی ہیں۔ سورۂ احزاب کی ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو (۱) نفاق سے کام لیں یا (۲) جن کے دل کسی روحانی مرض میں مبتلا ہوں وہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ روحانی امراض محض نفاق ہی میں محصور نہیں بلکہ بہت سی روحانی امراض ہیں جن کا ذکر قرآن کریم میں آتا ہے مثلاً ایک مرض یہ بھی بیان ہوئی ہے کہ دل پر دلوں کے تالے پڑ جاتے ہیں (اَقْفَالُهَا) غرض بہت سی روحانی امراض قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں۔ یہاں اس آیت میں اس

بنیادی اصل

کو پیش کیا گیا ہے۔ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وہ گروہ جن کے دلوں میں مرض ہے وہ خدا تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہو جائیں گے خواہ وہ مرض ایک ہو یا ایک سے زائد۔ بعض دفعہ بہت سی بیماریاں انسان کے جسم پر حملہ کرتی ہیں اور بعض دفعہ بہت سی بیماریاں اس کی رُوح پر حملہ کرتی ہیں۔ بعض دفعہ ایک ہی بیماری حملہ آور ہوتی ہے۔ پس چاہے دل کی ایک بیماری ہو یا ایک سے زائد بیماریاں ہوں۔ بہرحال چونکہ دل مریض ہیں اور جس حد تک مریض ہیں اس حد تک وہ خدا تعالیٰ کی رحمت سے محروم کر دئیے جاتے ہیں اور ان کے لئے دُکھ اور عذاب کا فیصلہ آسمان سے نازل ہوتا ہے۔

اسی طرح

وَالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ

الٰہی سلسلوں کے متعلق جھوٹی افواہیں پھیلانے والے۔

نفاق سب سے بڑا مرض ہے

اور اس سے چھوٹی بہت سی امراض ہیں جن میں ایک مرض "جھوٹی افواہیں پھیلانا" کا ذکر یہاں کیا ہے۔ جھوٹی افواہیں بعض دفعہ انسان ناسمجھی سے بھی پھیلا دیتا ہے۔ اگر اس کے مقابلہ میں کوئی ایسا عمل (صالح) نہ ہو کہ جو خدا کو پسند آئے اور خدا تعالیٰ کہے کہ اس کے دوسرے اعمال اتنے اچھے ہیں کہ اس فعل بد کو ہم نظرانداز کرتے ہیں معاف کر دیتے ہیں۔ ایسے شخص کے دل میں نفاق نہیں ہوگا۔ اُسے وہ مرض بھی لاحق نہیں ہوگی جو ایمان کو کھانے والی ہے لیکن بے احتیاطی ہوگی۔ مرض تو وہ ہوگی لیکن بعض امراض ایسی ہوتی ہیں کہ ان کو ہم مرض نہیں کہا کرتے مثلاً تھوڑا بہت نزلہ ہمارے ملک میں سردیوں میں ہر آدمی کو ہوتا ہے لیکن وہ مریض نہیں کہلاتا اور نہ ہسپتال میں داخل ہوتا ہے لیکن مرض کا ایک حصہ اس کے اندر ہوتا ہے لیکن جھوٹی افواہیں پھیلانا بدنیتی اور شرارت سے بھی ہو سکتا ہے۔ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ میں اس کی طرف بھی اشارہ ہے۔ اس کی وجہ سے بھی انسان خدا تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ ایسے شخص کے لئے بھی سُوء کا، دُکھ کا اور عذاب کا ارادہ کرتا ہے غرض تین باتیں ان آیات میں ایسی بیان کی ہیں جن کے نتیجہ میں انسان اللہ تعالیٰ کی

رحمت سے محروم ہو جاتا ہے

سُوء میں گرفتار ہو جاتا ہے یعنی وہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ایسا بن جاتا ہے کہ وہ ایسے شخص کے لئے سُوء کا فیصلہ کرتا ہے ہمارا وہ ربّ جو ہمارا پیدا کرنے والا ہے' جو ہماری ربوبیت کے سامان پیدا کرنیوالا ہے جو ہمارے کسی عمل کے بغیر ہمارے لئے بے شمار نعمتیں پیدا کرنے والا ہے۔ جو ہمارے لئے رحیم کی صفت کو جلوہ گر کرتا ہے اور ہماری کوششوں میں برکت ڈالتا ہے، وہی ہمارے لئے سُوء کا فیصلہ کرتا ہے۔ ہم اتنا گر جاتے ہیں اپنے اس قدر پیار کرنے والے ربّ کی نگاہ میں۔ اللہ تعالیٰ سُوء کا فیصلہ اس لئے کرتا ہے کہ ایسے مریض کو سزا دے اور اس کی اصلاح کرے اور ایک وقت تک دُکھ میں مبتلا رکھے اور اصلاح اور شفا کے بعد اپنی رحمت کا سایہ اس پر ڈالے۔

غرض یہ تین باتیں ہیں جو انسان کو خدا کی رحمت سے محروم کر دیتی ہیں کیونکہ یہ تین باتیں ہیں جن کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَلْعُوْنِيْنَ۔ اور

ملعون کے معنی

ہی یہ ہیں کہ خداتعالےٰ کی رحمت سے محروم اگرچہ یہاں لفظ رحمت نہیں کہ وہ خدا کی رحمت سے محروم ہوں گے ، بلکہ لعنت کا لفظ ہے ۔ اور لعنت کے معنی ہی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہونے کے ہیں ۔ غرض ان تین باتوں کے بیان کرنے کے بعد فرمایا ۔ ملعونین یہ لوگ میری رحمت سے محروم ہونے والے ہیں ۔

ہمیں چوکس اور ہوشیار رہ کر اپنے نفسوں کو ان راہوں سے بچاتے رہنا چاہیئے جن کا ذکر یہاں کیا گیا ہے ۔ تا ہم خداتعالےٰ کے غضب اور قہر کے نیچے نہ آجائیں ۔

سورۂ احزاب کی آیت ۵۸ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا

اس آیت میں بھی

دو ایسی باتوں کا ذکر

ہے جو انسان کو خدا کے غضب کے نیچے لے آتی ہیں اور اس کی رحمت سے محروم کر دیتی ہیں ۔ ایک اللہ کو ایذا پہنچانا اور دوسرے اس کے رسول کو ایذا پہنچانا ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ کو ایذا پہنچائے اور جو اس کے رسول محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ایذا پہنچائے لَعَنَھُمُ اللّٰہُ وہ خدا کی رحمت سے محروم کر دیئے جاتے ہیں ۔ اس دنیا میں بھی اور اس زندگی میں بھی ۔

اللہ کو ایذا پہنچانے کا کیا مطلب ہے اس کے ایک معنی میرے ذہن میں آتے تھے ۔ میں نے ایک دوست کو کہا کہ پرانی تفاسیر میں اس کے جو معنی بیان کئے گئے ہیں ۔ وہ مجھے نکال کر دیں ۔ جو معنے میرے ذہن میں آئے ان میں سے ایک تو پہلے مفسروں نے بھی بیان کئے ہیں ۔ فتح البیان میں ہے کہ رسول کو ایذا پہنچانے کے معنی ہیں کہ

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ

جو خداتعالےٰ کے مقرب بندوں کو ایذا پہنچاتے ہیں وہ اللہ کو ایذا پہنچاتے ہیں ۔ یہ معنی بھی بڑے ہی لطیف ہیں اور اگر اس کے یہ معنی ہیں کہ جو خداتعالےٰ کے مقرب بندوں کو ایذا پہنچاتے ہیں ۔ وہ اللہ کو ایذا پہنچاتے ہیں تو ہمیں یہ سوچکر ہر وقت اس کی حمد کے گیت گانے

چاہئیں کہ جو اللہ تعالےٰ کی نگاہ میں واقعی مقرب بن جاتا ہے ۔ اس کی حفاظت کس شان کے ساتھ خدا نے کی ہے اور یہ اس کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس کا ذکر اپنے نام کے ساتھ کر دیا کہ جو شخص میرے بندوں کو ایذا پہنچائے گا ۔ اس نے گویا مجھے ایذا پہنچائی ۔ پس وہ لوگ جو

خلفاء اور اولیاء اور مجددین سے دشمنی اور عناد

رکھنے والے ہیں اور تکبر اور بڑائی سے ان کے سامنے اپنی گردنوں کو اونچا کرنے والے ہیں وہ قرآن کریم کی اس آیت کی رو سے ملعون اور خداتعالےٰ کی رحمت سے محروم ہیں ۔ خود کو وہ جو مرضی ہے سمجھتے رہیں ۔ اس سے کیا حاصل ؟

دوسرے میرا ذہن اس طرف گیا تھا کہ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ میں ایک بڑا وسیع مضمون خداتعالےٰ نے بیان کیا ہے ۔ یعنی تمام بنی نوع انسان کا اس میں ذکر ہے ۔ اور یہ قید نہیں ۔

کوئی مسلمان ہے یا نہیں

کوئی اہل کتاب ہے یا نہیں ، کوئی مشرک یا غیر مشرک کوئی صحیح مذہب والا ہے ۔ یا بد مذہب ہے ۔ جیسا کہ افریقہ میں بہت سارے قبائل ایسے ہیں ۔ جن کے متعلق یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ وہ مشرک ہیں ۔ اور یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ وہ اہل کتاب ہیں کیونکہ جو کتاب ان کو اللہ تعالےٰ نے کسی وقت ان کے نبی کے ذریعہ دی تھی ۔ وہ مفقود ہو گئی ہے ۔ اور اس کے اثرات اس طرح زائل ہو گئے ہیں کہ ان کو ہم اہل کتاب میں شامل نہیں کر سکتے ۔ صرف بعض روایات اور بعض اعتقادات ہیں جن کے وہ پابند ہیں ۔ غرض خواہ بد مذہب ہو خواہ دہریہ ہو ۔ خواہ وہ اللہ تعالےٰ کو اپنی بدقسمتی کے نتیجہ میں گالیاں دینے والا ہو ۔ وہ اس آیات میں آجاتا ہے ۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اگر اس شخص کو کوئی ناحق تکلیف پہنچائے تو وہ مجھے تکلیف پہنچاتا ہے ۔

مثلاً

روایت ہے

کہ قیامت کے دن اللہ تعالےٰ بعض لوگوں کو کہے گا کہ میں بھوکا تھا ، تم نے مجھے کھانا کیوں نہ کھلایا ۔ وہ کہیں گے اے خدا تیری ذات پاک ہے ۔ تیرے متعلق تو بھوک کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا ۔ لیکن خداتعالےٰ فرمائے گا میری مخلوق میں سے کچھ بندے بھوکے

تھے وہ جب تمہارے پاس آئے تو تم نے ان کو کھانا نہ کھلایا ۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے مجھے کھانا نہ کھلایا جائے اس میں کوئی قید نہیں لگائی کہ کوئی مسلم ہے یا غیر مسلم بلکہ ہر انسان کو اس میں شامل کیا گیا ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ معنی کے لحاظ سے ہم اس کو اور وسیع کر سکتے ہیں کیونکہ اور باتیں بھی ہماری تعلیم میں پائی جاتی ہیں ۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر بڑا زور دیا ہے ۔ کہ کسی جاندار کو بھوکا نہیں رکھنا اس لحاظ سے یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ میں بڑی وسعت پیدا کر دی ۔ اور ایذا کے پھر دو معنی ہوں گے ۔ ایک ایذا وہ ہے جو روحانی ہے اس میں خلفاء اور اولیاء سب آجاتے ہیں ۔ خدا کے مقرب بندے بھی اس میں آجاتے ہیں ۔ صدیق ، شہید اور صالح سارے اس کے اندر آجاتے ہیں ۔ یعنی وہ سب لوگ جو خداتعالےٰ کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیتے ہیں ۔ ان کو وہ ایذا پہنچاتے ہیں کیونکہ ہمیں تاریخ بتاتی ہے کہ مقربین حضرت احدیت کو ہمیشہ دکھ اور ایذا پہنچائی جاتی رہی ہے ۔ لیکن آخر

اللہ تعالےٰ نے انکو ہی کامیاب کیا

کیونکہ خدا جس کے ساتھ ہوتا ہے وہی کامیاب ہوا کرتا ہے ۔ غرض بعض لوگ مومنوں کو خواہ وہ کسی درجہ کے ہوں روحانی تکلیف پہنچاتے رہتے ہیں ۔ اپنے بھی انہیں تکلیف پہنچاتے ہیں ۔ غیر بھی انہیں تکلیف پہنچاتے ہیں ۔ منافق بھی انہیں تکلیف پہنچاتے ہیں ۔ جاہل بھی انہیں تکلیف پہنچاتے ہیں ۔ ناسمجھ بھی انہیں تکلیف پہنچاتے ہیں ۔ بے احتیاط زبان بھی ان پر وار کر دیتی ہے ۔ بعض دفعہ ایسے لوگ بعد میں پچھتاتے بھی ہیں لیکن جو زخم لگنا ہوتا ہے ۔ وہ تو لگ چکا ہوتا ہے پس اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ اس رنگ میں میرے بندوں کو

روحانی طور پر ایذا

پہنچاتے ہیں ۔ وہ ایسا ہی ہے جیسے انہوں نے مجھے تکلیف پہنچائی ۔

اسی طرح جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچائے گا اس کے معنی ہیں کہ وہ آپ کو جسمانی ایذا پہنچائے گا ۔ جیسے کفار مکہ نے پہنچائی

اس معنی میں کہ آپ کے اوپر غلط قسم کے طعن کرے گا ۔ جیسا کہ منافقین مدینہ نے کیا ، یا جو آپ کو ناکام کرنے کی کوشش کریگا ۔ مردود ہو گا ۔ پس یہاں بتایا کہ جو شخص اللہ کو ان مختلف معانی میں جو قرآن کریم اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں صحیح ہو سکتے ہیں ایذا پہنچاتا ہے یا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچاتا ہے ۔ وہ

خداتعالےٰ کی رحمت سے محروم

ہو جاتا ہے ۔ بنیادی معنی اس کے یہ ہیں کہ ہر وہ شخص جو خدا کے بتائے ہوئے اصول اور تعلیمات کے خلاف اس کے بندوں کو خواہ وہ کوئی ہوں ان حقوق سے محروم کرنے کی کوشش کرتا ہے ۔ جو حقوق اللہ تعالےٰ نے قائم کئے ہیں ۔ وہ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا پہنچانے والا ہے ۔ مثلاً ہمسایہ کے حقوق ہیں ۔ اہل محلہ کے حقوق ہیں ۔ اہل شہر کے حقوق ہیں ۔ نظام کے حقوق ہیں نظام کے اندر پھر سیول حقوق ہیں مثلاً مرضی ہے ان پر ہمدردی کا حق ہے ۔ اور یہ بڑا ہی اہم حق ہے اور اس کو پوری طرح ادا کرنا چاہیئے ۔ پھر امراء کی اطاعت اور ان کے ساتھ تعاون ہے ۔ ان کے کاموں میں ان کا ممد ہونا ہے ۔ تو نظام سلسلہ مضبوط بنیادوں پر مستحکم ہو جائے تا ہمارا مقصود ہمیں مل جائے ۔ اور اسلام ساری دنیا میں غالب ہو جائے ۔ غرض جتنے حقوق اللہ تعالےٰ نے قائم کئے ہیں ۔ وہ رسول کے ہوں یا دوسرے بندوں کے ہوں ۔ جو شخص ان حقوق کو توڑتا ہے وہ اللہ تعالےٰ کو ایذا پہنچاتا ہے کیونکہ اس کے نتیجہ میں یا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچتی ہے یا اللہ کے کسی اور بندہ کو ایذا پہنچتی ہے ۔ حق تلفی بھی ایذا کا موجب بنتی ہے ۔ غرض جو بھی ان حقوق کو توڑتا ہے ۔ جن کے متعلق حکم ہے کہ انہیں ادا کرو ۔ وہ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ کا مصداق ہے ۔ یا وہ ان حقوق کو توڑتا ہے جس کے نتیجہ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچتی ہے ۔ تو یہ وہ لوگ ہیں ۔ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ جو اللہ تعالےٰ کی رحمت سے محروم ہیں ۔

میں نے بتایا ہے کہ لعنت کے معنی ہی

رحمت سے محرومی

کے ہیں اور وہ آیت جس کی میں تفسیر بیان کر رہا ہوں ۔ اس میں شر کے ارادہ یا رحمت کے ارادہ کا ذکر ہے اور شر کے جو مختلف ارادے ہیں ان کی تفسیر میں اللہ تعالےٰ نے سورۂ احزاب میں ہی یہ گیارہ باتیں بیان کی ہیں لیکن میرا یہ دعوےٰ نہیں اس وقت کہ میں نے سورۂ احزاب

میں بیان کردہ ساری باتوں کو میں نے بیان کر دیا ہے۔ لیکن یہ گیارہ باتیں ایسی ہیں جن سے انسان کو آسانی سے سمجھ آ جاتی ہے کہ کن وجوہات کی بناء پر انسان خدا تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہوتا ہے۔

خدا تعالیٰ کی رحمت اتنی وسیع ہے کہ وہ ایک ذرّہ بھر بھی ظلم نہیں کر سکتا۔ نہ ظلم کا تصوّر اس کی طرف منسوب کیا جا سکتا ہے جب وہ کہتا ہے کہ مَیں بعض لوگوں کے متعلق سُوء کا ارادہ کرتا ہوں تو ہمیں خود خدا تعالیٰ ہی بتائے گا کہ کن لوگوں کے متعلق وہ سُوء کا ارادہ کرتا ہے اور جب وہ کہتا ہے کہ مَیں بعض لوگوں کے متعلق رحمت کا ارادہ کرتا ہوں تو اس نے ہی ہمیں بتانا ہے کہ وہ کون لوگ ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ رحمت کا ارادہ کرتا ہے۔

غرض مَیں نے مختصراً بیان کیا ہے کہ

گیارہ باتیں ایسی ہیں

کہ اگر انسان بدقسمتی سے ان سب میں یا ان میں سے بعض میں ملوث ہو جائے تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کے لئے سُوء کا، دُکھ کا، عذاب کا، رحمت سے محرومی کا ارادہ کرتا ہے اور جب وہ کسی شئی کا ارادہ کرتا ہے تو پھر وہ فوراً ہی ہو جاتی ہے۔ وہ ہماری طرح نہیں ہم ارادہ کرتے ہیں پھر سوچتے ہیں اور پھر تدبیر شروع کرتے ہیں۔ پھر کچھ عرصہ ہر تدبیر کی تکمیل پر لگتا ہے تھوڑا ہو یا بہت ہو۔ اور پھر ہم امید رکھتے ہیں کہ نتیجہ تدبیر کے مطابق نکل آئے گا لیکن ہمیشہ امید کے مطابق نتیجہ نہیں نکلتا۔ ہم کوشش پوری کریں۔ دعائیں بھی کریں تب بھی ہماری امید کے مطابق نتیجہ نہیں نکلتا۔ بعض دفعہ اپنی کسی غفلت کی وجہ سے، نقص کی وجہ سے یا تدبیر میں کوتاہی اور کمی کی وجہ سے دعا قبول نہیں ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ میری شرطیں تم نے پوری نہیں کیں۔ مَیں تمہاری بات نہیں مانتا۔ غرض دعا بھی ہمیشہ قبول نہیں ہوتی بعض اوقات وہ ردّ کی جاتی ہے بعض دفعہ دعا کرنیوالے کے مُنہ پر ماردی جاتی ہے بوجہ اس کے کہ کوئی گناہ ایسے شخص سے سرزد ہو جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کر دیتا ہے لیکن وہ قادر و توانا جس وقت ارادہ کرتا ہے تو وہ ہو جاتا ہے۔ سارے عالمین کو اس نے "کُن" کے ساتھ پیدا کر دیا ہے۔

غرض

اللہ تعالیٰ کی ذات ایسی ہے

کہ اس کے ارادہ کے پورا ہونے میں زمان و مکان روک نہیں۔ جب خدا تعالیٰ نے یہ کہا کہ میں سُوء کا ارادہ کرتا ہوں تو کوئی بیوقوف یا جاہل یا ناسمجھ یا کم علم بچہ ہمارا یہ نہ سمجھے کہ یہاں ارادے کا ذکر ہے پتہ نہیں سُوء پہنچتی بھی ہے یا نہیں۔ ہر انسان کو یاد رکھنا چاہئیے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کام کا ارادہ کر لیتا ہے تو وہ کام ہو جاتا ہے۔ اس کی ہستی زمانہ اور مکان ہر دو سے بالا ہے۔ وہ زمان و مکان کا خالق ہے۔ اس کی طرف سے "کُن" ہوتا ہے اور کام ہو جاتا ہے اور پیدائش اس کی چل رہی ہے۔ اور اس کی صفات ازلی اور ابدی ہیں جن کی حدبندی نہیں کی جا سکتی۔ اور اگر خدا تعالیٰ کسی کے متعلق سوء کا ارادہ کرے (خدا محفوظ رکھے) تو پھر دُنیا کی کوئی طاقت اس کو بچا نہیں سکتی۔ قرآن کریم نے کہا ہے تم بھاگ کر کہیں جا نہیں سکتے۔ تم پیچھے رہ کر بھی بچ نہیں سکتے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

کہ جب میرا ارادہ ہو جائے اور مَیں "کُن" کہہ دوں تو وہی ہو گا جس کا مَیں نے ارادہ کیا ہے۔ تم یہ نہ سمجھنا کہ ہم ایک ملک سے دوسرے ملک میں چلے جائیں گے تو بچ جائیں گے۔ نہ یہ سمجھنا کہ کچھ زمانہ تک ہم ایسی تجویز کریں گے کہ اس سے بچ جائیں۔ پھر ہم بچ جائیں گے۔ اس کو سمجھانے کے لئے مَیں ایک مثال دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ مَیں کسی آدمی کے لئے سُوء کا ارادہ کر لوں لیکن وہ توبہ کرے تو وہ بچ جاتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ پھر دوسرا "کُن" کہتا ہے کہ اس کو سُوء نہ پہنچے۔ لیکن اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہو کہ فقط اس زمانہ میں ہی سُوء کا حکم جاری رہ سکتا تھا۔ اگر مَیں یہ زمانہ مثلاً دو سال گزار دوں پھر توبہ توڑ دوں گا اور جو مرضی ہے کروں گا تو زمانہ گزرنے کے بعد اپنی طاقت سے وہ بچ نہیں سکتا۔ یا دوسرے رہ جائے تب بھی وہ بچ نہیں سکتا۔ پس خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نہ تم آگے نکل کے بچ سکتے ہو نہ پیچھے رہ کے بچ سکتے ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نہ زمانہ میں کوئی محدود عرصہ ہے۔ نہ مکان میں کوئی محدود مکان ہے جس کے اندر وہ "کُن" نافذ کرتا ہے اور اس سے باہر اس کا حکم جاری نہیں ہوتا۔ ہر جگہ، ہر وقت، ہر زمانہ میں، ہر مکان میں اور ہر ملک میں اس کا ہی حکم چلتا ہے اس لئے تم بچ نہیں سکتے سوائے اس کے کہ اسی کے بتائے ہوئے طریق کو تم استعمال کرو اور توبہ اور استغفار سے اس کی رحمت کو حاصل کر لو۔

غرض یہ گیارہ بد باتیں جن میں پائی جاتی ہوں یا ان میں سے کوئی ایک پائی جائے اس پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے اور خدا کی رحمت سے ایسا شخص محروم ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس ارشاد سے کہ جب مَیں سوء کا ارادہ کروں تو دنیا کی کوئی طاقت اس سے بچا نہیں سکتی۔ اور جب رحمت کا ارادہ کروں تو اس رحمت سے دُنیا کی کوئی طاقت محروم نہیں کر سکتی۔ مومن کے دل میں بڑی بشاشت پیدا کی ہے۔ بڑی جرأت اور بڑی دلیری پیدا کی ہے۔ ساری دُنیا میں آگ لگی ہو تو مومن کھڑا ہو کر کہتا ہے (اگر اس کو کوئی بشارت ملی ہو) خدا نے کہا ہے کہ مَیں تمہیں بچاؤں گا ہمیں کوئی خوف نہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام

کو جس وقت آگ میں ڈالا گیا تو ایک سیکنڈ کے لئے بھی ان کے دل میں خوف پیدا نہیں ہوا وہ مسکراتے ہوئے آگ کے اندر چلے گئے۔ آپ سوچتے ہوں گے کہ میرے احمق دشمن یہ سمجھتے ہیں کہ آگ ان کے کہنے پر یا ان کی خواہش کے مطابق جلا سکتی ہے۔ آگ تو جلاتی ہی اس وقت ہے جب میرا ربّ آگ کو کہتا ہے کہ جلا لیکن جب اس کو یہ حکم ہو کہ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا بن جا۔ تو آگ کیوں جلائے گی۔ بہرحال حضرت ابراہیم علیہ السلام مسکراتے ہوئے اور بشاشت کے ساتھ آگ میں چلے گئے۔

وہ تو چھوٹا سا حادثہ خدا تعالیٰ کے ایک مقرب بندہ پر گذرا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف تو دشمنوں نے ایک آگ نہیں ہزاروں آگیں جلائیں لیکن آپؐ ہنستے مسکراتے کامیابی اور کامرانی اور فتح و نصرت کی شاہراہوں پر چلتے چلے گئے اور دنیا نے یہ نظارہ دیکھا کہ آگ نے منکر اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان ایک دھواں تو پیدا کر دیا یعنی اسکے دل میں خیال پیدا ہوا کہ شاید یہ آگ کامیاب ہو جائے لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ آپؐ نے جنگیں کیں اور ایسے حالات میں کیں کہ دُنیا کا کوئی ہوشمند نہیں کہہ سکتا تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھی ان جنگوں میں کامیاب ہوں گے لیکن آپؐ اور وہ جو علیٰ وجہ البصیرت آپؐ پر ایمان لائے تھے اور خدا تعالیٰ کی معرفت انہوں نے حاصل کر لی تھی وہ ہنستے کودتے میدان جنگ میں چلے جاتے تھے اور کہتے تھے دو بہترین باتوں میں سے ایک بات ہمیں مل جائیگی انعام شہادت یا دین و دنیا کی نعمتیں۔ ان کو کوئی فکر اور گھبراہٹ نہیں ہوتی تھی۔

ہماری جماعت کو بھی یہ بنیادی چیز یاد رکھنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ جسکے لئے سُوء کا ارادہ کرتا ہے اسکے غضب سے اس کو کوئی بچا نہیں سکتا اور اللہ تعالیٰ جب کسی شخص یا کسی قوم یا سلسلہ یا جماعت کے لئے رحمت کا ارادہ کرتا ہے تو دُنیا کی کوئی طاقت اس جماعت کو خدا تعالیٰ کی نعمتوں سے محروم نہیں کر سکتی اور خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو چونکہ غلبۂ اسلام کے لئے پیدا کیا ہے اسلئے اسے بڑی بشارتیں دی ہیں۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ ہمیں دُکھ دے رہے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہمارے اموال لُوٹ رہے ہیں۔ ایذائیں پہنچا رہے ہیں۔ ساری دنیا میں اب احمدیت پھیل چکی ہے اور ساری دنیا میں ہمیں تعصب نظر آ رہا ہے۔ یورپ میں بھی نظر آ رہا ہے۔ افریقہ میں بھی نظر آ رہا ہے۔ جزائر میں بھی نظر آ رہا ہے لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے وہاں کے احمدیوں کے دل مضبوط ہیں اور وہ یہ جانتے ہیں کہ تکلیفیں الٰہی سلسلہ میں شامل ہونیوالوں کو پہنچتی ہی رہتی ہیں لیکن ان معمولی معمولی دنیا کی تکلیفوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اس قدر انعام دیتا ہے کہ وہ تکلیف تکلیف نہیں رہتی اور آخری کامیابی اسی کی ہوتی ہے جس کو اللہ تعالیٰ کامیابی دینا چاہے اور اسکے نصیب میں اسے کرے۔

چھوٹی نسل جو میرے سامنے بیٹھی ہے اس نکتہ کو یاد رکھے کہ آپ معمولی بچے نہیں نہ آپ کی نسل معمولی ہے۔ آپکی نسل غیر معمولی ہے۔ دنیا میں ہزاروں قومیں ہیں۔ افریقہ کے ایک ایک ملک میں بیسیوں سینکڑوں قبائل ہیں ان کا اپنا ایک نام ہے تا باقیوں کے مقابل ان کا تعارف ہو۔ ان کی بھی ایک نسل ہے۔ ان کی عمریں بھی آپ جتنی ہیں لیکن ان ہزاروں نسلوں کو اللہ تعالیٰ نے وہ بشارتیں نہیں دیں جو آپ کو دی گئی ہیں۔ یعنی آپ کے ذریعہ ساری دنیا میں اسلام غالب آئے گا۔ اور آپ جس یقین کے مقام پر کھڑے ہیں یا جس یقین کے مقام پر آپ کو کھڑے ہونا چاہیئے وہ یقین کا مقام ان کے حصہ میں نہیں۔

آپ ایک تو اپنے لئے دعائیں کریں اور کوشش کرتے رہیں کہ یقین کے اس مقام سے بھٹک کر دوسری طرف نہ چلے جائیں اور آپ کے جو ہم عمر بھائی ساری دنیا میں اس وقت بس رہے ہیں ان کے لئے بھی دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے لئے بھی رحمت کے دروازے کھولنے کے سامان پیدا کرے اور اللہ تعالیٰ آپ کو ان کے لئے رحمت کے دروازے کھولنے میں ممد اور معاون بنائے تاکہ آپ اس کے بڑے ثواب کے وارث ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ہی ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

قسط نمبر ۲

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے تیرھویں سالانہ اجتماع کی مختصر روداد

نماز تہجد کا التزام۔ قرآن مجید اور احادیث کے درس۔ ذکر حبیب اور دیگر اہم موضوعات پر تقاریر

(شعبہ اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

دوسرے دن کا پہلا اجلاس

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے دوسرے دن مورخہ ۲۶ اخاء (اکتوبر) کو پہلا اجلاس صبح نماز فجر کے بعد منعقد ہوا۔ نماز فجر سے قبل ساڑھے چار بجے جملہ انصار نے مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب سابق امام مسجد ہیگ (ہالینڈ) کی اقتداء میں نماز تہجد ادا کی اور خشوع خضوع کے ساتھ غلبہ اسلام کے لئے دعائیں کیں نماز فجر کا وقت ہونے پر محترم صوفی غلام محمد صاحب (ناظر بیت المال خرچ) نے نماز پڑھائی جس کے بعد اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ جبکہ صدارت کے فرائض مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب نے سر انجام دئے۔

اس اجلاس میں سب سے پہلے مکرم مولانا ظہور حسین صاحب سابق مبلغ اسلام بخارا اور روس نے قرآن مجید کا درس دیا اور پھر ذکر حبیب کے موضوع پر مختلف اصحاب نے تقاریر فرمائی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک زمانہ کی ایمان افروز روایات بیان کیں اس پروگرام میں مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم صوفی غلام محمد صاحب۔ محترم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی اور محترم حافظ عبد السمیع صاحب امروہی نے بھی حصہ لیا

سات بجے صبح اس اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

دوسرا (۲) اجلاس

دوسرا اجلاس پونے نو بجے صبح شروع ہو کر پونے ایک بجے تک جاری رہا اس اجلاس کے پہلے حصہ میں مکرم چوہدری انور حسین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ نے اور دوسرے حصہ میں مکرم چوہدری محمد اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے صدارت کے فرائض سر انجام دئے۔

کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو کہ مکرم حافظ شفیق احمد صاحب نے کی۔ مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب نے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک نظم خوش الحانی کے ساتھ پڑھکر سنائی۔

اس کے بعد مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے قرآن پاک کا اور مکرم ملک سیف الرحمان صاحب نے حدیث نبوی کا درس دیا۔ دونوں اصحاب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ و ارفع مقام کا ذکر کرنے کے بعد حضور پر درود بھیجنے کی اہمیت اور فضیلت کو واضح کیا پھر مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس دیا اور حضور کے مبارک الفاظ میں ذکر الٰہی۔ تسبیح و تحمید اور استغفار کی اہمیت اور ضرورت پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے کلام محمود میں سے ایک نظم خوش الحانی کے ساتھ پڑھکر سنائی اس کے بعد مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا "رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی اطاعت اور فدائیت" آپ کی تقریر کے بعد مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے تقریر کرتے ہوئے ماہنامہ انصار اللہ کی اہمیت و افادیت کو مؤثر رنگ میں واضح کیا اور بتایا کہ تربیت و اصلاح اور تزکیہ نفوس کے لئے اس ماہنامہ کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔ اس لئے تمام انصار صاحبان کو اسے خریدنا اور پڑھنا چاہیے اور اس کی توسیع اشاعت میں خاص طور پر حصہ لینا چاہیئے۔ آپ کی تحریک پر اسی موقع پر انصار نے ماہنامہ انصار اللہ کی خریداری کے لئے اپنے نام لکھانا شروع کر دئے۔ چنانچہ کم و بیش دو صد نئے خریدار اسی وقت پر چھپا ہو گئے جن میں سے کئی نے ماہنامہ کا سالانہ چندہ بھی پیشگی ادا کر دیا۔ الحمد للہ

آپ کی تقریر کے بعد محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے "صحت کو قائم رکھنے کے اصول" کے موضوع پر انصار سے خطاب فرمایا

انعامی تقریری مقابلہ

محترم صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد پروگرام کے مطابق انعامی تقریری مقابلہ شروع ہوا جس میں منصفین کے فرائض مکرم مولانا ابو العطاء صاحب مکرم شیخ مبارک احمد صاحب اور مکرم چوہدری انور حسین صاحب نے سر انجام دئے۔ اس مقابلہ میں حصہ لینے کے لئے مندرجہ ذیل موضوع مقرر کئے گئے تھے۔

(۱) تسبیح و تحمید اور استغفار کی برکات

(۲) تربیت اولاد کے لئے نیک نمونہ کی ضرورت و اہمیت

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے دنیا نے کیا کیا اثرات قبول کئے

(۴) حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا جذبہ خدمت دین

(۵) خلافت ثالثہ کی مبارک تحریکات میں سے ایک تحریک

(۶) نظام سلسلہ کے احترام کی اہمیت و ضرورت

اس مقابلہ میں مندرجہ ذیل تیرہ انصار نے حصہ لیا۔ حاجی محمد فاضل صاحب ربوہ سردار احمد صاحب قمر آباد سندھ۔ حافظ مبین الحق صاحب راولپنڈی۔ چوہدری شاہ محمد صاحب ربوہ محمد الطاف خان صاحب پشاور۔ میر اللہ بخش صاحب تسنیم راہوالی۔ احمد حسن صاحب ربوہ ملک محمد دین صاحب ترگڑی ضلع گوجرانوالہ خواجہ محمد اکرم صاحب لاہور۔ قریشی محمد حنیف صاحب قمر میرپور آزاد کشمیر۔ ملک احسان اللہ صاحب ربوہ محمد حسین صاحب چک ۹۸ جنوبی سرگودھا۔ میجر سید سعید احمد صاحب لاہور۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق مکرم محمد الطاف خان صاحب پشاور اول مکرم چوہدری شاہ محمد صاحب ربوہ دوم اور مکرم میر اللہ بخش صاحب تسنیم راہوالی سوم قرار پائے۔

اس تقریری مقابلہ کے بعد انصار کو موقع دیا گیا کہ وہ مختلف دینی مسائل کے متعلق سوالات علمائے سلسلہ سے دریافت کریں۔ چنانچہ بہت سے انصار صاحبان اپنے اپنے سوالات لکھکر بھجوا دئے۔ جن کے جوابات مختصر مگر جامع اور عام فہم انداز میں دئے گئے۔ سوالات کے جواب دینے میں محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری، محترم مولانا ابو العطاء صاحب اور محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نے حصہ لیا سوال و جواب کے اس دلچسپ اور معلومات افزا پروگرام کے بعد یہ اجلاس پونے ایک بجے اختتام پذیر ہوا۔

اجلاس سوم

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد سوا دو بجے پھر اجلاس شروع ہوا۔ اس اجلاس کے پہلے حصہ میں مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ نے اور دوسرے حصہ میں مکرم شمس الدین خان صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور نے صدارت کے فرائض سر انجام دئے۔

مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم کے ساتھ کارروائی کا آغاز کیا جس کے بعد مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب نے نظم پڑھی۔ بعد ازاں مکرم پروفیسر بشارت الرحمن صاحب نے قرآن مجید کا درس دیا۔ پھر محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے تقریر فرمائی آپ کی تقریر کا موضوع تھا۔ "جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت" آپ کی تقریر کے بعد محترم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ باوجود علالت طبع کے تقریر کے لئے تشریف لائے آپ نے "تقویٰ کی باریک راہیں" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم مسعود احمد صاحب دہلوی نے "تزکیہ نفس کے حصول کے طریق" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ قبولیت دعا۔ رویاء کشوف اور الہامات ہی وہ آسمانی انعامات ہیں جو اسلام اور دیگر مذاہب کے درمیان مابہ الامتیاز ہیں۔ مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے اپنی تقریر میں روحانی ترقیات کے دس طریق واضح فرمائے بعد ازاں مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب نے خلافت راشدہ اور تجدید دین کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم چوہدری محمد علی صاحب ایم اے کی تھی آپ کی تقریر کا موضوع تھا "خلافت ثانیہ کی برکات اور ہماری ذمہ داریاں" اس تقریر کے بعد ساڑھے چار بجے یہ اجلاس ختم ہوا۔

اس اجلاس کے بعد تفریحی کھیلوں کا پروگرام تھا جو نماز مغرب تک جاری رہا۔ اجتماع کے پہلے روز مورخہ ۲۵ اخاء کی شام کو بھی اجلاس دوم کے اختتام پر تفریحی کھیلیں ہوئی تھیں جن میں انصار نے شوق کے ساتھ حصہ لیا۔ (باقی)

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی سو فیصدی ادائیگی

مکرم سیکرٹری صاحب فضل عمر فاؤنڈیشن چٹاگانگ کی اطلاع کے مطابق مندرجہ ذیل احباب نے اپنے وعدہ کی سو فی صدی ادائیگی کر دی ہے۔ احباب جماعت سے ان کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۱۔ مکرم محمد یوسف علی صاحب چٹاگانگ ۔۔ ۱۰۵۔۔۰۰ روپے
۲۔ ر بیگم یوسف علی صاحب ر ۔۔ ۳۰۔۔۰۰ ر
۳۔ ر ارشد یوسف علی صاحب چٹاگانگ ۔۔ ۲۰۔۔۰۰ ر
۴۔ ر شاہد احمد یوسف علی صاحب ر ۔۔ ۱۵۔۔۰۰ ر
۵۔ ر طاہر احمد یوسف علی صاحب ر ۔۔ ۱۵۔۔۰۰ ر
۶۔ ر رشید احمد یوسف علی ر ۔۔ ۱۵۔۔۰۰ ر
۷۔ ر غفور شہناز صاحب ر ۔۔ ۱۵۔۔۰۰ ر
۸۔ ر بیگم خورشید انور سہگل ر ۔۔ ۱۰۰۰۔۔۰۰ ر
۹۔ ر شاہین ستار صاحب ر ۔۔ ۵۰۰۔۔۰۰ ر
۱۰۔ مکرمہ قودیہ مبارکہ صاحبہ ر ۔۔ ۵۰۰۔۔۰۰ ر
۱۱۔ ر بیگم ستار صاحب ۔۔ ۵۰۔۔۰۰ ر
۱۲۔ ر فہمیدہ ستار صاحبہ ۔۔ ۱۰۔۔۰۰ ر
۱۳۔ ر فرخندہ ستار صاحبہ ۔۔ ۱۰۔۔۰۰ ر
۱۴۔ ر بیگم صفیہ ستار صاحبہ ۔۔ ۱۰۔۔۰۰ ر
۱۵۔ ر منیرہ ستار صاحبہ ۔۔ ۱۰۔۔۰۰ ر
۱۶۔ ر قدسیہ ستار صاحبہ ۔۔ ۱۰۔۔۰۰ ر

جماعت احمدیہ برہمن بڑیہ

۱۔ مکرم خورشید احمد صاحب ۔۔ ۳۰۔۔۰۰ ر
۲۔ ر عبدالرحیم صاحب ملا ۔۔ ۳۰۔۔۰۰ ر
۳۔ ر بیگم خورشید احمد صاحب ۔۔ ۵۔۔۰۰ ر
۴۔ ر سید عبدالجبار صاحب ۔۔ ۵۔۔۰۰ ر
۵۔ ر حسین علی صاحب ۔۔ ۱۰۔۔۰۰ ر
۶۔ ر میر عبدالرزاق صاحب ۔۔ ۱۵۔۔۰۰ ر
۷۔ ر میر عبدالستار صاحب ۔۔ ۶۔۔۰۰ ر
۸۔ ر کمپونڈر عبدالاحد صاحب ۔۔ ۱۰۔۔۰۰ ر
۹۔ ر کفیل الدین احمد صاحب ۔۔ ۵۱۔۔۰۰ ر
۱۰۔ ر مطیع الرحمان صاحب ۔۔ ۳۰۔۔۰۰ ر

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کو دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے اور ہر آن حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

شکریہ احباب

میری اہلیہ لیڈی ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ مورخہ ۱۲ فتح کو فوت ہو گئی تھیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مجھے مرحومہ کی وفات پر دوستوں کے بکثرت خطوط ملے ہیں۔ میں بوجہ اپنی پریشانی کے فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہوں۔ میں سب احباب کا بے حد ممنون ہوں جو میرے غم میں میرے ساتھ شریک ہوئے موصوفہ کا اگر کسی نے قرض لینا دینا ہو تو مجھے اطلاع دیں۔ یا چوہدری محمد بوٹا و کانداد غلہ منڈی ربوہ کو اطلاع دیں۔

میرا پتہ یہ ہے:۔

چوہدری محمد تقی موضع ڈسکی ڈاکخانہ کوٹلی لوہاراں غربی

تحصیل و ضلع سیالکوٹ

تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لینے والی بہنوں کیلئے خوشخبری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ۲۲ر اخاء ۱۳۴۶ ہش تک تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے حصہ لینے والی بہنوں کی فہرست معہ ان کی مالی قربانیوں کے پیش کی گئی۔ اس فہرست کا ملاحظہ فرما کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے فرمایا:۔

"جزاھن اللہ احسن الجزاء"

اللہ تعالیٰ ہماری سب بہنوں کی مالی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے۔ اور مزید قربانیوں کی توفیق دے کر ہمیشہ انہیں اور ان کے خاندانوں کو اپنے خاص فضلوں اور انعامات سے نوازتا رہے۔ آمین

وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان دار القضاء

مکرم چوہدری محمد تقی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ موضع ڈسکی ڈاکخانہ کوٹلی لوہاراں تحصیل و ضلع سیالکوٹ نے درخواست دی ہے کہ میری بیوی مسماۃ لیڈی ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ مورخہ ۱۲ فتح کو فوت ہو گئی ہیں۔ مرحومہ کا حساب صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں جمع ہے مرحومہ کی کوئی اولاد نہیں ہے لہٰذا درخواست ہے کہ یہ رقم مجھے عنایت کی جائے تاکہ میں کسی مناسب جگہ پر خرچ کر سکوں۔ مکرم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے یہ رقم ۲۳ / ۶۹۷ روپے بتائی ہے۔)

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو بیس ۲۰ یوم تک اطلاع دی جاوے۔ (ناظم دار القضاء ربوہ)

درخواستہائے دعا: (۱) سید محمد لطیف صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو تبخیر معدہ اور کھانسی کی بہت تکلیف ہے۔ کمزوری زیادہ ہو گئی ہے۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم صحت کاملہ عطا فرمادے۔ (امۃ الرشید عبدالحق ربوہ)

۱۔ میرا چھوٹا بھائی عزیزم بشارت علی خان شدید بخار اور کھانسی کی وجہ سے بیمار ہے اور اب ہسپتال داخل کرانا پڑا ہے۔ اس کی بیماری کی پریشانی کی وجہ سے مجھے پرانی ضعف قلب کی شکایت پھر ہو گئی ہے۔ احباب کرام سے صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے (خاکسار ایچ نور علی خان محصل حلقہ سول لائن لاہور)

محکمہ جنگلات
اشتہار نیلام

ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ کھڑے درختاں = ۰۰، ۱۶۹۱ مکعب فٹ خشک و گرے پڑے درختاں = ۰۰، ۲۱۶ مکعب فٹ واقع لوئر چناب کینال و رنگپور کینال سسٹم۔ پی۔ ڈبلیو۔ ڈی اور ڈسٹرکٹ کونسل روڈ نمبر لائلپور و جھنگ فارسٹ ڈویژن لائلپور۔ سیکنڈ اور مین فیلنگ کی چھڑی جلانے کی لکڑی = ۰۰، ۸۰۰ مکعب فٹ واقع کمالیہ ذخیرہ و کھاگٹ ریزرو دائر پلانٹیشن اور رقبہ جنگلات برائے کٹائی فٹ و تھرڈ تھننگ اور مین فیلنگ = ۱۰۰، ۳۱ ایکڑ کمالیہ ذخیرہ و کنڈوالہ اور چک نمبر ۱۷۴ ج ب پلانٹیشن مورخہ ۸ر نومبر ۱۹۶۰ء بوقت دس بجے صبح دفتر صدر جنگلات لائلپور میں نیلام عام منعقد ہوگا۔ دلچسپی رکھنے والے حضرات وقت مقررہ پر پہنچ کر نیلام میں حصہ لیں مفصل شرائط موقع پر سنائی جاویں گی۔

دستخط: مہتمم لائلپور جھنگ فارسٹ ڈویژن لائلپور

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

گورنروں کی کانفرنس کا فیصلہ

راولپنڈی۔ یکم نومبر۔ گورنروں کی کانفرنس نے فیصلہ کیا ہے کہ علاقائی عصبیت کے رجحانات کے اسباب معلوم کئے جائیں اور انہیں ختم کرنے کے لئے مثبت اقدام کئے جائیں۔ دو روزہ کانفرنس کل یہاں صدر ایوب خان کی زیر صدارت منعقد ہوئی اور اس کا اجلاس پانچ گھنٹے جاری رہا۔ کانفرنس میں عوام میں قومی نقطہ نظر کو فروغ دینے کے مخصوص اقدامات کرنے اور نئی نسل کے ذہن میں ملک کی تاریخ اور نظریہ پاکستان کو واضح کرنے کے لئے مناسب کتابیں شائع کرنے کا فیصلہ بھی کیا گیا اس کے علاوہ طے کیا گیا کہ زنانہ کاموں کی رفتار تیز کرنے کے لئے بلدیاتی اداروں کو اور زیادہ موثر بنایا جائے گا۔

مسلم لیگ صدارتی امیدوار کا اعلان کرے گی

لاہور یکم نومبر۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ پاکستان مسلم لیگ مناسب وقت آنے پر آئندہ انتخابات کے لئے اپنے صدارتی امیدوار کا فیصلہ کرے گی۔ اس وقت صدارتی امیدوار کے بارے میں کچھ کہنا قبل از وقت ہوگا صدر ایوب نے یہ بات احمدپور شرقیہ کی سابق فوجیوں کی انجمن کے صدر کے نام جواب میں کہی انجمن کے صدر میجر غلام رسول نے صدر کے نام حال ہی میں ایک خط ارسال کیا تھا جس میں انہوں نے صدر مملکت محمد ایوب خان سے استدعا کی تھی کہ وہ ملک کی فلاح و بہبود اور موجودہ ترقی کی رفتار برقرار رکھنے کے لئے آئندہ بھی صدارتی انتخاب لڑیں۔

اسرائیل نے ایٹمی ہتھیار تیار کرنے کا کام شروع کر دیا

لندن یکم نومبر۔ اسرائیل نے بڑے پیمانے پر ایٹمی ہتھیار تیار کرنے کا کام شروع کر دیا ہے۔ اور توقع ہے کہ وہ ۱۹۷۰ء تک اپنے ایٹمی ہتھیاروں کو عرب ممالک کے خلاف استعمال کرنا شروع کر دے گا۔ یہ انکشاف برطانیہ کے ممتاز دفاعی ماہر ٹیلر نے کیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ ۱۹۷۰ء تک اسرائیل اپنے بنائے ہوئے ایٹمی میزائل استعمال کرنے کے قابل ہو جائے گا۔ جان ٹیلر نے مزید انکشاف کیا ہے کہ ۱۹۶۷ء کی عرب اسرائیل جنگ میں اسرائیل نے ایک خفیہ بم استعمال کر کے متحدہ عرب جمہوریہ کے ہوائی اڈے تباہ کئے تھے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اسرائیل صحرائے بحیرہ میں ڈائمونا اٹامک سنٹر میں اس دفعہ بڑی تیزی سے ایٹمی اسلحہ تیار کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اب تک اسرائیل زمین سے زمین پر مار کرنے والے میزائل تیار کر چکا ہے۔ ان میزائلوں سے بم پھینکنے کا کام لیا جائے گا۔ یہ میزائل مارسل ڈسالٹ فیکٹریز میں تیار کئے گئے ہیں اور بحیرہ روم میں ان میزائلوں کا تجربہ کیا جا چکا ہے یہ میزائل ۲۸۰ میل تک مار کر سکتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ اب مشرق وسطیٰ کے تمام ممالک کے دارالحکومت اسرائیل کی زد میں ہیں۔

پاکستانی مندوب کی تقریر

کراچی یکم نومبر۔ پاکستان نے زور دیا ہے کہ دنیا بھر کی سماجی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ نسلی تعصب دوسروں کے جذبات سے کھیلنے کے عمل اور نوآبادیاتی نظام کو ختم کیا جائے۔ اقوام متحدہ کی سب کمیٹی کے اجلاس میں پاکستانی مندوب نے سماجی ترقی کے سلسلے میں تیار کئے گئے مسودہ کی حمایت کی۔ اس مسودے میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ مشترکہ جدوجہد کے ذریعے ایک ایسی بنیاد رکھی جائے جس پر نوع انسان کی فلاح و بہبود کا ڈھانچہ تعمیر کیا جا سکے مس حمیدہ کھوڑو نے کہا کہ بنی نوع انسان کو آج نوآبادیاتی نظام استحصال اور نسلی امتیاز جیسے سنگین مسائل کا سامنا ہے اور یہ مسائل سماجی ترقی کی راہ میں رکاوٹیں بن رہے ہیں۔ انہوں نے کہا اگر ان برائیوں کو ختم نہ کیا گیا تو یہ انسانیت پر ایک بہت بڑا ظلم ہوگا۔

پاکستانی سائنسدانوں کا وفد ماسکو روانہ ہو گیا

کراچی یکم نومبر۔ پاکستان ایٹمی توانائی کمیشن کے چیئرمین ڈاکٹر آئی ایچ عثمانی پاکستان اور روس کے درمیان ایٹمی سائنس کے تعاون کے معاہدہ پر دستخط کرنے کے لئے کل یہاں سے ماسکو روانہ ہو گئے اس معاہدہ کا مسودہ تیار ہو چکا ہے جو دونوں حکومتوں کے پاس موجود ہے۔ ڈاکٹر عثمانی کے ہمراہ ایٹمی توانائی کمیشن کے سیکرٹری ڈاکٹر اشفاق احمد اور کراچی ایٹمی بجلی گھر کے پروجیکٹ ڈائریکٹر مسٹر محمد یوسف بھی ہیں۔ وفد دو ہفتے روس میں قیام کرے گا بتایا گیا ہے کہ ایٹمی سائنس دانوں کا یہ سرکاری وفد پاکستان اور روس کے درمیان سائنسی تعاون کے امکانات کا جائزہ بھی لے گا پاکستان کے سائنس دان روس میں قیام کے دوران مشرقی پاکستان کے مجوزہ ایٹمی بجلی گھر کے بارے میں روسی ماہرین کی تیار کردہ رپورٹ پر بھی غور کریں گے۔ یہ ایٹمی بجلی گھر روس کے تعاون سے روپ پور میں تعمیر کیا جائے گا۔

جاپان کے وزیر خارجہ مستعفی ہو گئے

ٹوکیو یکم نومبر۔ جاپان کے وزیر خارجہ نے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دینے کے بعد اعلان کیا ہے کہ وہ ملک کی برسر اقتدار جماعت لبرل ڈیموکریٹک پارٹی کے صدر کا انتخاب لڑیں گے۔ انہوں نے پریس کانفرنس میں کہا کہ ۱۹۷۰ء میں جاپان کو یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ امریکہ کے ساتھ موجودہ معاہدہ تحفظ کو قائم رکھا جائے یا اس سے علیحدہ ہونا ضروری ہے۔

انہوں نے کہا اس وقت ملک شدید بحران کا شکار ہوگا۔ اور موجودہ حکومت اس بحران کا مقابلہ کرنے کی سکت نہیں رکھتی۔

14

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور وہ آئندہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیے۔"

دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

بواسیر خونی و بادی
"پائلز کیور" PILECURE کے چار طاقتور کیپسول سے ختم۔ مکمل کورس -/۱۰ روپے بذریعہ ڈاک ۱۱/۵۰ نمونہ کی خوراک اور لٹریچر مفت
کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۰ کمرشل بلڈنگ مال لاہور۔ محمد اکبر راجہ ہومیو پیتھک کتب گول بازار ربوہ

ولادت

مکرم صوفی عبداللطیف صاحب ناظر دفتر تحصیل کوٹلی ضلع میرپور آزاد کشمیر کے ہاں دو بچیوں کے بعد پہلا لڑکا ہوا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت محمد الفضل نام تجویز فرمایا ہے۔

بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ وہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو والدین کے لئے، دین اسلام کے لئے، اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے مبارک بنائے اور خادم سلسلہ بننے کی توفیق عطا فرمائے

(محمد اسد اللہ قریشی مربی سلسلہ آزاد کشمیر)

دوائی فضل الٰہی
نرینہ اولاد کیلئے
جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں اس کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوتا ہے
قیمت مکمل کورس سولہ ۱۶ روپے
دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفین بعد ریٹائرمنٹ کے لئے ضروری ہدایات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ ارشادات

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تحریک فرمائی تھی کہ جو لوگ سرکاری ملازم ہیں یا اپنے کاروبار میں مصروف ہیں اور ان کے لئے ممکن ہے کہ اگر اب نہیں تو ملازمت سے فراغت کے بعد یا کاروبار کو سمیٹنے کے بعد زندگی کا ایک حصہ پورے طور پر خدمت دین میں صرف کریں۔ حضور نے فرمایا تھا کہ ایسے جو دوست خدمت دین کی خواہش رکھتے ہوں وہ ابھی سے اپنے آپ کو وقف کر سکتے ہیں ان کا نام فہرست میں درج کر لیا جائے گا اور وقت آنے پر انہیں خدمت دین کے لئے بلا لیا جائے گا۔ اس پاک تحریک پر کافی دوستوں نے اپنے نام پیش کئے تھے انہیں واقفین بعد ریٹائرمنٹ کے نام سے موسوم کیا گیا۔

اب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ نے اس تحریک کو پھر جاری فرمایا ہے پہلے واقفین بعد ریٹائرمنٹ میں سے جو دوست ابھی تک سلسلہ کے کام پر نہیں لگے یا ابھی اپنی ملازمت میں ہیں اور ابھی کاروبار کر رہے ہیں ان سب کو نئے سرے سے اس سلسلہ میں منسلک کیا گیا ہے نیز جو نوجوان اب اس تحریک میں شامل ہو رہے ہیں ان کے نام بھی درج کئے جا رہے ہیں اور ان سب کو باقاعدہ نظام میں لایا جا رہا ہے ان کے لئے نصاب مقرر کر کے دینی تعلیم دی جا رہی ہے اور مقررہ وقت پر امتحان بھی لیا جاتا ہے تاکہ یہ احباب اپنی ملازمت یا کاروبار کے دوران ہی اتنی دینی معلومات حاصل کر لیں کہ وہ بعد فراغت فوراً دینی خدمت پر متعین کئے جا سکیں۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے گذشتہ شوریٰ کے موقعہ پر فرمایا تھا کہ واقفین بعد ریٹائرمنٹ کا بھی ایک دن ہوا کرے، جس میں مرکز میں ان کا اجتماع ہو۔ چنانچہ حضور کی منظوری سے اس کے لئے ۲۷ اخاء (اکتوبر) بعد ظہر کا وقت مقرر تھا۔ بعض احباب نے بیماری یا رخصت وغیرہ نہ مل سکنے کا عذر کیا تاہم اکاون (۵۱) واقفین اس موقعہ پر موجود تھے حضور ایدہ اللہ بنصرہ بھی تشریف فرما تھے۔ حضور نے ہر دوست کو شرف مصافحہ و ملاقات عطا فرمایا اور ہر ایک کے بارے میں اس کے مناسب حال دفتر کو ہدایات ارشاد فرمائیں۔

عمومی طور پر بھی حضور نے جملہ واقفین کے لئے ہدایات دی ہیں جن کا خلاصہ اپنے الفاظ میں احباب کی آگاہی کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ حضور نے قرآن مجید کے کاغذ اور اس کے بکثرت پڑھے جانے کے ذکر پر فرمایا کہ

قرآن مجید تو ہے ہی قرآن یعنی بکثرت پڑھی جانے والی کتاب اسی لئے کثرت سے پڑھی جائے گی لہذا اس کا کاغذ اسی لحاظ سے ہونا چاہیئے۔

واقفین کے امتحانات کے سلسلہ میں فرمایا کہ

امتحان دینے کی سب کو ضرورت ہے ٹیچر کو بھی اور مزدور کو بھی۔ آپ لوگوں کے امتحان کی غرض صرف یہ ہے کہ معلوم کر لیا جائے کہ آپ نے مقررہ کورس پڑھ لیا ہے۔ اور یاد رکھا ہے۔

واقفین کے لئے عمومی تیاری کے ضمن میں فرمایا کہ

آپ لوگوں کی تیاری تو یہی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں بار بار پڑھتے رہیں۔

امید ہے کہ جملہ واقفین بعد فراغت ان تمام امور کو ملحوظ رکھیں گے۔ احباب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ تحریک جاری ہے اب بھی جو دوست چاہیں اپنا نام اس فہرست میں پیش کر سکتے ہیں۔ وہ جب ملازمت سے فارغ ہوں گے یا کاروبار سے فرصت پا چکے ہوں گے وہ سارا وقت خدمت دین کے لئے دے سکیں گے گویا ان کی نیت ابھی سے وقف کی ہو جائے گی اور وہ اسکی تیاری کرتے رہیں گے اللہ تعالیٰ احباب کو اس تحریک میں بھی بکثرت شمولیت کی توفیق بخشے۔ آمین

خاکسار ابوالعطاء نائب ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ ۔ پاکستان

چوتھے پنجسالہ منصوبے میں

ملک کو ہر شعبہ میں خودکفیل بنانے کی کوشش کی جائے گی

منصوبے کو آخری شکل دینے سے پہلے عوام کی تجاویز پر غور کیا جائے گا۔ (صدر ایوب)

راولپنڈی۔ ۲ نومبر۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ چوتھے پنجسالہ منصوبے میں ملک کو زندگی کے ہر شعبے میں خودکفیل بنانے کی کوشش کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ منصوبے کی بنیاد سماجی اور اقتصادی انصاف پر رکھی گئی ہے۔ اور اسے آخری شکل دینے سے پہلے اس کے بارے میں عوام کی تجاویز پر غور کیا جائے گا۔ انہوں نے پڑھے لکھے طبقہ پر زور دیا کہ وہ منصوبے پر عام بحث کے دوران مثبت علمی انداز فکر اختیار کریں۔ صدر ایوب ریڈیو پاکستان سے ماہانہ تقریر نشر کر رہے تھے۔

صدر نے چوتھے منصوبے کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اس کے تحت ترقی کی موجودہ رفتار برقرار رکھنے کے لئے ملک کے انسانی اور مادی وسائل سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جائے گی۔ اس کوشش کا مقصد ملک کو سماجی انصاف اور اقتصادی استحکام سے ہمکنار کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ منصوبے کے ان مقاصد پر عوام کی رائے معلوم کرنے کے لئے پہلی بار عام مباحثے منعقد کئے جا رہے ہیں منصوبے کو آخری شکل دینے سے پہلے عوام کی تجاویز پر غور کیا جائے گا۔ اب پڑھے لکھے لوگوں کا فرض ہے کہ وہ اس مباحثے کا معیار صحیح علمی سطح پر رکھیں تاکہ اس کا مقصد فوت نہ ہو جائے۔ انہوں نے توقع ظاہر کی کہ وہ تمام لوگ جو ملک کے معاملات اور اقتصادی مسائل کا شعور رکھتے ہیں چوتھے پنج سالہ منصوبے کے مقاصد پر ہونے والے مباحثوں میں شرکت کریں گے۔

صدر ایوب نے کہا کہ چوتھے منصوبے کے خاکہ میں پچھلے منصوبوں کا جائزہ بھی شامل کیا گیا ہے اس جائزہ کے ذریعہ ہمیں یہ معلوم ہوگا کہ مختلف شعبوں میں ہم نے کیا ترقی کی ہے اور کیا کچھ کرنا باقی ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ چوتھے منصوبے میں غربت کو ختم، پیداوار میں اضافہ اور معیشت کو مستحکم بنایا جائے گا صدر نے کہا کہ سابقہ منصوبوں کے خاکہ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اپنی ترقیاتی کوششوں کو تیز کرنے کے لئے ہم کیا رفتار اختیار کریں گے اور اس مقصد کے لئے کن وسائل کو حرکت میں لانا پڑے گا ساتھ ہی ہمیں یہ بھی سوچنا ہوگا کہ معاشرے کو اسلامی اخوت اور سماجی انصاف کے اصولوں پر کس طرح استوار کریں تاکہ ہماری اخلاقی اور روحانی اقدار کو فروغ ملے انہوں نے کہا یہ مسائل اتنے اہم ہیں کہ انہیں قابل عمل بنیادوں پر حل کئے بغیر چوتھا منصوبہ حقیقت پسندانہ نہیں کہلا سکتا۔ صدر ایوب نے گذشتہ دس سال میں ترقیاتی کاموں کا بیلنس شیٹ عوام کے سامنے پیش کیا اور بتایا کہ دس سال میں قومی پیداوار اور برآمدات میں کتنا اضافہ ہوا ہے۔ صدر نے اس سلسلہ میں حسب ذیل جائزہ پیش کیا۔

	۱۹۵۸ء	۱۹۶۸ء
قومی پیداوار میں اضافے کی رفتار	۲ء۴ فی صد	۳ء۸ فی صد
برآمدات کی سالانہ آمد	۱۴۷ کروڑ روپے	۲۸۰ کروڑ روپے
صنعتی مصنوعات سے	۲۶۸ "	۵۷۶ "
برآمدات میں صنعتی مصنوعات کا حصہ	۱۰ فی صد	۴۵ فی صد

صدر ایوب نے یہ اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے کہا کہ پہلے پنجسالہ منصوبے پر کل ۱۰ ارب ۵۰ کروڑ روپے خرچ ہوئے تھے جب کہ تیسرے منصوبے میں یہ رقم ۵۲ ارب روپے تک پہنچ گئی ہے اس سلسلہ میں صدر ایوب نے پاکستانی عوام کو شاندار خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ اس شاندار ترقی کا سہرا عوام کے سر ہے انہوں نے کہا ترقیاتی منصوبوں پر کامیابی سے عمل درآمد اور اصلاحات کو کسی ایک شخص کا کارنامہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ترقیاتی منصوبوں اور اصلاحات کا مقصد ہی تمام قوم اور پورے ملک کی خوشحالی تھا عوام نے بڑے خلوص اور تعاون سے ان ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل میں حصہ لیا صدر نے کہا عوام کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ ہم نے دس سال میں جو کچھ حاصل کیا وہ ہماری مشترکہ جدوجہد اور سیاسی استحکام کا نتیجہ ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۳